مضامین وحکایات کا خلاصہ

سوال: علی اصغر حکمت کی کتاب ''سرزمین ہند'' پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

جواب: علی اصغر حکمت ایران کے ان دانشوروں میں ہیں جنہیں ہندوستان سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ اٹھارہویں صدی عیسوی کی آخری دہائی میں پیدا ہوئے اور بیسویں صدی کے آخری دہائی میں اپنے رب سے جا ملے۔ انھوں نے اپنی علمی اور ادبی وصحافتی زندگی میں، اپنی مختلف منصبی ذمہ داریوں کے ساتھ جو کارنامے انجام دئے وہ یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ وہ اگرچہ ایرانی نژاد ادیب و محقق تھے، لیکن ہندوستان کی ثقافت و تہذیب اور یہاں کی علمی وادبی تاریخ سے وہ ٹوٹ کر پیار کرتے تھے۔ وہ سفیر ایران کی حیثیت سے ہندوستان میں کئی برسوں تک مقیم رہے۔ ان کی کتاب ''سرزمین ہند'' دراصل اسی قیام ہند کے اثرات کی یادگار ہے جس میں ہندوستان کی سماجی، سیاسی اور ادبی تاریخ کا بھرپور اور عالمانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

علی اصغر حکمت کی کتاب ''سرزمین ہند'' پہلی مرتبہ ۱۹۵۹ء میں تہران یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب لگ بھگ پانچ سو سے زیادہ صفحوں کا احاطہ کرتی ہے اور آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ ہماری درسی کتاب ''نصاب جدید فارسی'' میں اس کتاب کا جو حصہ لیا گیا ہے وہ اس کی تیسری فصل ''تاریخ سلطنت اسلامی'' سے ماخوذ ہے۔ ہمارے داخل نصاب حصہ میں ہندوستان میں فارسی زبان، یہاں کے اسلامی دور میں معماری و

نقاشی اور خطاطی وجلد سازی جیسے فنون کی ارتقائی کیفیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوب اور زبان کے اعتبار سے علی اصغر حکمت کی یہ کتاب جدید فارسی معاصر فارسی نثر کے علمی لب ولہجہ کی بہترین آئینہ دار ہے اور اس سے مصنف کے طرز بیان کی تاثیر وافادیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ وتشریح از غزلیاتِ خسرو

سوال: مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کیجئے۔

ای باد برقع بر فگن آن روی آتشناک را
وی دیدہ گر صفرا کنم آبی بزن این خاک را
ای دیدہ کز تیغ ستم ریزی مرا خون دمبدم
یا جان من بستان زغم یا دل دہ این غمناک را
ریزی تو خون بر آستان من شویم از اشک روان
کالودہ دیدن چون توان آن آستان پاک را
آن دم کہ می پوشی قبا مخرام از بہر خدا
پوشیدہ دار از چشم ما آن قامت چالاک را

جواب: (ترجمہ) اے ہوا اس آتشناک چہرے پر نقاب ڈال دے، اگر اُسے دیکھ کر میرا پتہ پانی ہو جائے اور میں بے ہوش ہو جاؤں تو اس مٹی پر پانی چھڑک دینا۔

اے وہ آنکھ جو کہ تیغ ستم سے ہر وقت میرا خون بہا رہی ہے، یا تو غم سے میری جان لے لے یا اس غمزدہ کی دلجوئی کر۔

تو آستانۂ محبوب پر خون کے آنسو بہا رہا ہے اور میں اشک رواں سے دھوتا جا رہا ہوں کیونکہ اس پاک چوکھٹ کو آلودہ (خاک و خون) دیکھنا میرے لئے کیونکر ممکن

Scanned with CamScanner